

سلسلہ قوت اشاعت

# غیر مقلدین

یمنی فرقہ نام نہاد اہل سنت (دہانی)

مصنف

حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب  
مدظلہ الفاٹ

مجانب

تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان

میہمان دار کن ایج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
خَمْدَهُ وَ نَصْلِي وَ نَسْلِمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

آہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن پچے مسلمان کو کافروں مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا یہودی نصرانی ہوں یا مجوہی ان کی بات ایک لفظ زبان پر نہیں آتا بلکہ ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بس ایک غریب ولاچار جو اپنے کو الہست و جماعت کہتا ہے۔ اکناف عالم میں بریلوی کہلاتا ہے ساری بدعتی نو ساختہ جماعتوں اس کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں طرح طرح کے بہتان گوناگون طوفان اٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے کافروں مشرک ہونے کی مذموم صدائیں بلند کرتے ہیں جرائد و رسائل میں ان ہی الہست پر گولہ باری کرتے اور نرم برساتے ہیں۔ جن میں نجدی عقائد والے اگرچہ وہ دیوبندی ہوں یا تبلیغی، مودودی جماعت ہو یا نام نہاد الہحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو الہحدیث کہتا ہے وہ تو اکابر علماء دین و اولیائے کاملین وغیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یک لخت برہنائے تقیید مشرک کہتا ہے اور شرک جو کفر سے بدر جمابدتر ہے ہر کافر کافر تو ہے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک، مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد الہحدیث تقیید کو شرک یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ مومنیں کے سوا اکابر مذہب و علمائے دین و ملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی ”بنیاد“ دین میں فقہ اور تقیید کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ اس کو کافروں شرک کہتا ہے اور عامل بالحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آئیے ملاحظہ فرمائیے اللہ رب العالمین کیا ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لَيَنْفِرُوا كَافَةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ  
لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّينِ وَلِيَنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لِعِلْمٍ يَحْذِرُونَ ۝

(الاتوبہ ۱۲۲ پارہ ۱۱)

”مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا یعنی (ایک جماعت نکلے) کہ دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس امید پر کہ وہ بھیں۔“

۱۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں فقہ سیکھنا فرض کفایہ ہے کیوں کہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلے اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائیں۔

۳۔ فقہاء اپنی قوم کو ڈر سنائیں یعنی احکام اللہ بتائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بچیں۔

۴۔ یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فقہاء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔

۵۔ اس آیت کریمہ میں تو حکم فرمایا یعنی سب قویں اپنے فقہاء کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور ان کے احکام کو جی وجہ سے مان لیں۔

الحمد لله رب العالمين کہ رب العالمین کے ایک ارشاد نے فقہاء کا فقہ سیکھنا اور قوم کو ان فقہاء کی تقلید کرنا فرض بتایا۔ غیر مقلد دونوں کے منکر ہے۔

نیز رب العالمین ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّيعُوا اللَّهَ وَ اطِّيعُوا الرَّسُولَ وَ اولى الامر منكم -

(النساء - ۹۵ پارہ ۵)

”یعنی اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔“

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطان اسلام اس کا وہی حکم مانا جائے گا جو مطابق

شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کے لئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالم دین ہو یا علماء دین متین کا تابع فرمان ہو۔ لہذا ثابت ہوا کہ سلطان اسلام ائمہ دین کا مکحوم ہے۔ اور ائمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرْدُوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنْتُمْ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ ذَلِكُ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَوْبِيلًا (النساء۔ ۵۹ پارہ ۵)

”پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھئے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔“

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہی نہ کہ علماء دین و ائمہ مجتهدین کے حضور رجوع کریں۔ اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسا وہ حکم فرمائیں اس کو جی و جان سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تقلید کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس لئے رب الْعَلَمِينَ ارشاد فرماتا ہے :

وَتَلَكَ الْأَمْثَالُ نَصْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَلَمُونَ (العنکبوت: ۲۰ پارہ ۳۳)  
”اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے  
مگر علم والے“

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھے علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے ائمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن تھام لیا۔ اور ان کی تقلید سے احکام دین کو جان لیا۔ ثابت ہوا کہ تقلید ائمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ رب الْعَلَمِينَ مومن سے فرمائے کہ تقلید کو اپنے اوپر لازم ٹھرا لو۔ غیر مقلد کئے کہ تقلید کرنا شرک ہے۔ ایسوں کے لئے ارشاد ہوا۔

”الَّمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ أَمْنَوْا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكُمْ“

یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به و یرید الشیطون ان  
یضلّلهم ضللاً بعيداً” (النساء : ۲۰ پارہ ۵)

”کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو  
تمہاری طرف اتر اور اس پر جو تم سے پسلے اتر اپھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنج  
(حاکم) بنا میں۔ اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلانہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے  
کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھکادے۔“

غیر مقلدین ان ائمہ مجتہدین کے تو منکر اور مخالف ہیں جن کو اولیائے کاملین  
اور اکابر علمائے دین متنین اپنا امام و پیشوامانتے ہیں اور جو قرآن کریم کے خلاف  
بغاویت کرے۔ اور مومنین صالحین بلکہ اولیائے کاملین بلکہ انبیاء و مرسیین علیم الصلوٰۃ  
والتسلیم کی شان میں گستاخی اور لہانت کرے ان کو اپنا مقتدا اور امام اور دین کا نشان  
سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے لکھا ”ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار  
سے بھی ذلیل ہے“ (تفویت الایمان، ص۔ ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اسماعیل دہلوی انبیاء مرسیین علیم الصلوٰۃ  
والتسلیم کو (معاذ اللہ) چمار جو بدترین کافرو مشرک ہے اس سے بھی زیادہ ذلیل  
بخارا ہے۔ حالانکہ اللہ رب العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو :  
وَلَهُ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكُنَ الْمُنْفَقِينَ لَا يَعْلَمُونَ (المنافقون: ۸، پارہ ۲۸)

”اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر  
منافقوں کو خبر نہیں۔“

اس امر میں جس کو تفصیل درکار ہو وہ کتاب مستhalb ”عظمت قرآن“ کی  
جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلم مقتدا  
مولوی اسماعیل قتیل کی اس بغاوت قرآن کریم کے نظائر موجود ہیں۔

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے :

فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون (الخل ۳۳ پارہ ۱۲)

”تو اے لوگوں علماء (علم والوں) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“

غیر مقلدین ہر ایرا غیر ابدھو خیر اگرچہ انگوٹھائیک ہی کیوں نہ ہو کتا ہے کہ ہم تو اماموں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس گنتی و شمار میں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے الہادیت ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بلکہ وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے اگر دین اسلام کی قدر ہوتی ہرگز انکار نہ کرتا۔ کیا نہ دیکھا رب العالمین فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِّعُوا اللَّهَ وَاطِّعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطِلُوا اعْمَالَكُمْ

(سورہ محمد ۳۳ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ پارہ ۲۶)

”اے ایمان والوں اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو“

ملاحظہ فرمائیے کہ آیت کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعو اللہ کافی ہے پھر ”واو“ حرفاً عطف و کے ساتھ اطیعو الرسول فرمانے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے جو اللہ رب العالمین کا ارشاد ہو گا پس وہ اطیعو اللہ میں داخل ہے مگر یہاں اطیعو الرسول فرمکر واضح فرمادیا گیا ہے کہ یہ رسول ماذون و مختار ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيَطَّاعَ بِأَذْنِ اللَّهِ (النساء : ۲۳ پارہ ۵)

”اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔“

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم مانا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وسلم کا حکم مانا بھی ضروری ہوا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله (النساء ٨٠ پارہ ۵)

”جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا“  
اور محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

”عليکم بستى وسنة الخلفاء الراشدين“ (ابو داؤد شریف)

”تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی“

پس خلفائے راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور پھر اسی پر بس نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتديتم (مشکوٰۃ شریف)

”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی (تقلید) کرو گے ہدایت پاؤ گے۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جس کی پیروی اقتدا اور تقلید کرو گے یعنی ان میں سے جس کی راہ چلو گے ہدایت پاؤ گے اگر صحابہ کرام صرف حضور ﷺ کی راہ پکڑتے اور حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور ﷺ ہی کی سنت و اقتدا اور پیروی ہوتی تو علیکم بستی ہی فرمایا جاتا پھر سنۃ الخلفاء راشدین اور اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتديتم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

ثابت ہوا کہ غیر مقلد (نام نہاد الہحدیث) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے اور مومنین کی راہ سے جداراہ پر ہے۔ چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَشَاقِقُ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

نولہ ماتولی و نصلہ جہنہ، وسائط مصیرا۔ (النساء ۱۵ پارہ ۵)

”اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جداراہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بڑی جگہ ہے پلنے کی۔“

ملاحظہ کیجئے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مالکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اقتدیم اہتندیم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ نادیا کہ یہ لوگ جنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں ممتاز گروہ علمائے کرام کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

انما يخشى الله من عباده العلمؤاد (فاطر، ۲۸ پارہ ۲۲)

”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔“

اللہ عزوجل علماء کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین نہیں وہ سب ائمہ مجتہدین کے مقلد ہیں اور امت مسلمہ میں علماء میں حدوبے شمار جن میں چند بطور اجمال مذکور ملاحظہ کیجئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و حضرت شاہ رفع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب و حضرت شاہ عبد العزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایونی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری و حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوپھوی و حضرت مولانا امانت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب الوری و حضرت مولانا برہان الحق صاحب

جبل پوری و حضرت مولانا شاہ اولاد رسول صاحب مارھروی و حضرت مولانا  
جماعت علی شاہ صاحب علی پوری و حضرت مولانا جمال الدین فرنگی محلی و  
حضرت مولانا جبیب الرحمن صاحب کانپوری و حضرت مولانا خیر الدین صاحب  
دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کشفی بدایوی و حضرت مولانا سخاوت  
حسین صاحب سوانی و حضرت مولانا سراج الحق صاحب بدایوی و حضرت مولانا  
شمس الدین صاحب جونپوری و حضرت مولانا عبداللہ صاحب بلگرامی و حضرت  
مولانا عبدالرحمن صاحب لکھنؤی و حضرت مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی و  
حضرت مولانا تاج الضخول عبد القادر صاحب بدایوی و حضرت مولانا عبدالعلی<sup>۱</sup>  
صاحب بحر العلوم لکھنؤی و حضرت مولانا عبدالسیع صاحب بیدل رامپوری و  
حضرت مولانا عبدالاحد صاحب پیلی بھیتی و حضرت مولانا غلام جان صاحب  
ہزاروی و حضرت مولانا قطب الدین صاحب بر ھم چاری و حضرت مولانا خلیل  
درس صاحب چترویدی و حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی و  
حضرت مولانا قادر بخش صاحب سسرائی و حضرت مولانا قمر الدین صاحب  
مونگیری و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مر  
علی صاحب گوژڑوی و حضرت مولانا نبی بخش صاحب طوائی لاہوری و حضرت شیخ  
محقق مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت  
مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا نقی علی خان صاحب بریلوی و  
حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق جونہ  
جانی تلمیذ التمیز امام محمد و حضرت امام ابن السمعانی و حضرت امام اجل امام الحرمین  
امام محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت امام برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام  
طاہر بن احمد بن عبد الرشید خواری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن  
ایمام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبد الوہاب شعرانی و امام شیخ الاسلام

زکریا انصاری و حضرت امام انن حجر کی و حضرت امام علامہ انن کمال شاہ صاحب  
الیضاخ و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبد اللہ تم رشاشی صاحب تنویر الابصار و امام  
علامہ خیر الدین ملی صاحب فتاویٰ خیریہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری کی  
و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر  
و حضرت امام عمر بن بعیم مصری صاحب نہرو حضرت امام سید احمد جموی  
صاحب غزوہ حضرت امام محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزانہ و حضرت امام  
عبد الباقی زرقانی صارح مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری طھطاوی و  
حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ و صاحب سراجیہ صاحب  
جوہر و صاحب مصنوعی و صاحب ادب المقال و صاحب تارخانیہ و صاحب مجمع و  
صاحب کشف وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ  
فرمائیے کہ مقلدین میں بے شمار اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و  
مسطور ہیں مثلاً امام العارفین ابراہیم بن ادھم و حضرت معروف کرمی و حضرت  
بايزيد بطاطی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت دواود طائی و حضرت جنید  
بغدادی و حضرت عبد اللہ بن المبارک و حضرت خواجہ فرید الدین و حضرت خواجہ  
صابر کلیدی و حضرت خواجہ محبوب اللہی نظام الدین اولیاء و حضرت مخدوم سید  
اشرف سمنانی و حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت یہاؤ الدین زکریا ملتانی و  
حضرت غوث الاعظم شاہ عبدالقدار جیلانی و حضرت ابوسعید مخزوی و حضرت افی  
الحسن علی ہکاری و حضرت الفرج طرطوسی و حضرت عبد الواحد تمیمی و حضرت ابو  
بکر شبیلی و حضرت جنید بغدادی و حضرت سری سقطی و حضرت عبد الرزاق جیلانی  
و حضرت ابراہیم ایریجی و حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب مارہروی حضرت شاہ  
آل محمد صاحب و حضرت سید شاہ حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت

شہ آں رسول و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ  
علیہم اجمعین۔

اب ایمان و دیانت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اساطین دین اولیائے  
کاملین علماء و صالحین کی راہ سبیل المومنین ہے یا ان سب کو بر بنائے تقليد شرک  
کرنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و ہدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علاوه  
از یہ بھی ذہن نشین فرمائجئے کہ یہی غیر مقلد جواب پنے کو اہل حدیث کہتے ہیں  
جب اللہ واحد قبار کے حضور نماز میں کھڑے ہوں تو دست بستہ عرض کریں کہ  
اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انبیاء  
مرسلین پر اور صحابہ کرام و تابعین پر اور امام الاممہ امام اعظم یا عظیم پر اور امام  
مالک پر اور امام شافعی پر اور امام حنبل پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور  
علماء اعلام جن میں صدیقین شداء و صالحین ہیں غیر مقلد ان سب سے جدا ہے  
موجب ارشاد اللہ تعالیٰ غیر سبیل المومنین مسلمانوں کی راہ سے جداراہ چلنے والے  
رسول اللہ ﷺ کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مومنین کی  
راہ سے جداراہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز و روزہ وغیرہ عبادات  
مسلمانوں کے لئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ و صوم پر لب کشائی کا  
حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز وغیرہ عبادات کی بات  
کریں۔

طرفہ یہ کہ جب اپنے دین نوساختہ کے مطابق نماز میں اللہ جبار و قبار کے  
حضور کھڑے ہو تو تقليد ائمہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بننے کی دعا کریں اور  
عرض کریں صراط الذین انعمت علیہم ہمیں ان کے راستہ پر چلا، یا ان کا راستہ دکھا  
جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبیاء صدیقین و شدائی اور صالحین ہیں اور  
ان میں بعد از انبیاء و صحابہ کرام سر شرست مجتهدین ہیں تو اللہ جل جلالہ و جبار کے

حضور میں ان کی تقلید و پیروی کی بھیک مانگیں اور پھر عرض کریں غیر المغضوب عليهم والضالین ان لوگوں کی راہ سے چاجو مومنین کی راہ سے جدا چنے والے مغضوب و ضالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے جداراہ چنے والے یہی نہاد الہدیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے حضور پناہ مانگ رہے ہیں۔ پھر جب اللہ واحد قبار کے دربار سے باہر آئیں تو ان انعام والوں کے منکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس تقلید کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو شرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تقلید و پیروی کرنے والوں کو مشرک ٹھرائیں۔ نام نہاد الہدیث یعنی غیر مقلدین کے ایمان و دیانت کی یہ جیتی جاگتی تصویر ہے جو ان کے منافق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے چائے اور ان کی شر عظیم سے محفوظ رکھے۔ اور جن پر تیر انعام ہے ان کی محبت و رفاقت عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں اولیاء و علماء خواہ وہ حنفی ہوں یا مالکی اور شافعی ہوں یا حنبلی ان ہی کی معیت میں ثابت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اٹھائے۔ ہمارے نزدیک ائمہ مجتهدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو مانتے اور ادب و احترام کرتے ہیں۔ اگرچہ مقلد ایک ہی امام (ابو حنیفہ) کے ہیں جس طرح ہمارا ایمان تمام انبیاء مرسلین پر ہے کہ سب کو اللہ کا نبی مانتے ہیں مگر اطاعت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ ﷺ کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اگر انبیاء کرام کا انکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک امام کی تقلید سے دوسرے ائمہ کا انکار لازم نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سیدھا راستہ تمام مسلمانوں کو نصیب فرما اور اس پر استقامت عطا فرما اور اس کے خلاف ہر گمراہی سے چا آئیں آئیں یا رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلام۔